

ایسٹریکٹ آرٹ (سید محمد جعفری)

10

مشکل الفاظ و تراکیب کی تفہیم

الفاظ	منہوم
ازراہ مروت	محض لحاظ ہی لحاظ میں
ستائش	تعریف
اطفال	طفل کی جمع، بچے

خلاصہ:

میں نے تجریدی مصوری کی ایک نمائش دیکھی تھی اور رواداری میں اس کی تعریف بھی کر ڈالی۔ میں اپنی ان دونوں غلطیوں پر آج تک شرمندہ ہوں کیوں کہ وہ تصویریں نہیں تھیں بلکہ آڑی ترچھی سی لکیریں تھیں۔ ایک تصویر میں بھینس کے جسم پر اونٹ کی گردن لگی تھی، اس کی ناک خطرناک تھی۔ اسی طرح ایک صاف ورق پر رنگ گرائے ہوئے تھے اور یہ تصویر بھی نمائش میں رکھ چھوڑی تھی۔ ایسی ہولناک تصویروں کو دیکھ کر بچے ماؤں سے لپٹ لپٹ جاتے تھے۔ مختصر یہ کہ آج تک میں اپنی غلطی معاف نہیں کر سکا۔ یہ نمائش سخت سزا پانے والا کام اور دیوانے کا ایک خواب تھا۔

☆☆☆☆☆

شعر نمبر 1:

ایسٹریکٹ آرٹ کی دیکھی تھی نمائش میں نے
کی تھی ازراہ مروت بھی ستائش میں نے

تشریح: تجریدی آرٹ درحقیقت چیزوں کو انفرادی انداز سے دیکھنے کا آرٹ ہے۔ کوئی بھی چیز ہو، کوئی بھی معاملہ ہو، انسان اسے اپنے نظریے سے دیکھتا ہے۔ فن مصوری کا یہ شعبہ درحقیقت ”حقیقت نگاری“ کے برعکس ہے۔ تجریدی آرٹ سے منسلک لوگوں کا موقف ہے کہ جو چیز جیسے نظر آئے ویسے نہیں ہوتی اس کا باطن بھی ہوتا ہے۔ قدامت پرست لوگ زندگی کے کسی بھی شعبے میں آنے والی تبدیلی کی مخالفت کرتے ہیں۔ سید محمد جعفری نے اسی بات کو پیش کیا ہے کہ میں نے تجریدی آرٹ کی نمائش دیکھی اور یہ وضع داری کا تقاضا تھا کہ میں اس کی تعریف کروں سو میں نے کر دی۔ بہت سے افراد صرف رسم نبھانے کے لیے بہت سے کام کرتے ہیں۔ کوئی کسی چیز کے بارے میں جانتا ہے یا نہیں جانتا وہ اس سے تعلق پیدا کرنے کا سوچتا ہے۔ جب تک انسان تجریدی آرٹ کے رموز سے آگاہ نہ ہو تو وہ اس سے لطف اندوز نہیں ہو سکتا۔ جب تک پوری معلومات نہیں رکھتا اس سے تعلق جوڑنا بے کار ہے۔ بہت سے کام لوگ اپنی مرضی سے نہیں کرتے بلکہ وضع داری نبھاتے ہیں۔ اس لیے اپنی رائے کو چھپا کر اس کی توقعات پر پورا اترتے ہیں۔ یہاں پر ہمیں دونوں باتیں ملتی ہیں۔ شاعر نمائش دیکھنے جاتا ہے اسے نقطہ نظر کی آگاہی نہیں ہے اس لیے دوسرے لوگوں کا دل رکھنے کے لیے تعریف کر دی۔

شعر نمبر 2:

آج تک دونوں گناہوں کی سزا پاتا ہوں
لوگ کہتے ہیں کہ کیا دیکھا تو شر ماتا ہوں

تشریح: تجریدی فن مصوری کی نمائش دیکھنا اور تعریف کرنا دونوں ایسی غلطیاں ہیں جو گناہ کے درجے پر ہیں اور اس کی سزا پاتا ہوں۔ معاشرہ جن چیزوں سے مل کر تشکیل پاتا ہے۔ ان میں جغرافیائی حالات، نظام فکر، وسائل پیداوار اور رسم و رواج شامل ہیں۔ لیکن سب سے اہم شے نظام فکر ہے جو چیز اس کے خلاف ہو اسے ناپسندیدہ قرار دیا جاتا ہے۔ اچھایا برا سمجھنے کے دو معیار ہوتے ہیں۔ ایک انفرادی اور دوسرا اجتماعی۔ بعض اوقات ایک معاشرہ کسی چیز کو برا نہیں سمجھتا لیکن بعض افراد اسے برا سمجھتے ہیں۔ یہ انفرادی معیار ہے۔ کوئی بھی ایسا کام جسے اجتماعی طور پر ناپسندیدہ قرار دیا جائے اور اسے کیا جائے تو ایسا شخص سزا کا حق دار ہوتا ہے۔ سید محمد جعفری کا موقف ہے کہ دونوں کام ایسے ہوئے ہیں جو گناہ کے زمرے میں آتے ہیں۔ جب لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا دیکھا تو مجھے شرمندگی ہوتی ہے کہ میں نے ایسا کیوں کیا۔ تجریدی فن مصوری ایسی چیز نہیں کہ لوگ اسے سمجھ سکیں اور لوگوں کو سمجھایا نہیں جاسکتا اور پھر اس کی پسندیدگی کا جواز بھی پیدا نہیں کیا جاسکتا۔

شعر نمبر 3:

ایک تصویر کو دیکھا جو کمال فن تھی
بھینس کے جسم پر اک اونٹ کی سی گردن تھی

تشریح: ایک تصویر جسے فنی اعتبار سے عمدہ تصور کیا جا رہا تھا۔ ایسے لگا جیسے بھینس کے جسم پر اونٹ کی گردن رکھی گئی ہو۔ فنون لطیفہ میں اعتدال اور توازن کا ہونا ضروری ہے۔ فنون لطیفہ کی پہلی اور بنیادی شرط توازن اور نظم و ضبط ہے۔ اگر توازن موجود نہیں تو اسے اس دائرے سے باہر سمجھا جائے گا۔ مصوری میں توازن دو طرح سے آتا ہے۔ ایک رنگوں کے امتزاج سے اور دوسرا خط، زاویہ، دائرہ اور لکیروں کی ترتیب سے کیوں کہ جو شبیہ بنتی ہے اس میں تناسب کا انحصار ان زاویوں اور دائروں پر ہوتا ہے۔ بھینس اور اونٹ ایسے جانور ہیں جو جسامت کے اعتبار سے بالکل مختلف ہیں۔ ان کے اجزا ملانے کی کوشش کی جائے تو تناسب برقرار نہیں رہ سکتا۔ لیکن تجریدی آرٹ میں اس چیز کو مصوری کی معراج سمجھا گیا ہے۔ سید محمد جعفری کے موقف کے مطابق مصوری کی بنیادی شرط اور تقاضے کو پورا نہیں کیا گیا۔ کوئی بھی چیز جس میں توازن نہیں ہے تو اس میں حسن ختم ہو جاتا ہے اور اس میں خوب صورتی باقی نہیں رہتی اور بڑی مضحکہ خیز صورت حال سامنے آتی ہے۔

شعر نمبر 4:

ٹانگ کھینچی تھی کہ مسواک جسے کہتے ہیں
ناک وہ ناک خطرناک جسے کہتے ہیں

تشریح: تصویر میں جو ٹانگیں دکھائی گئی تھیں وہ مسواک کی طرح تھیں اور ناک ایسی کہ انسان کو اچھی نہیں لگتی۔ حسن اور خوب صورتی کی بنیادی شرط تناسب ہے جو بھی شے ہو جو بھی وجود ہو اس کے اجزا میں ایک تناسب ایک ہم تنگی اور توازن موجود ہو اگر یہ توازن موجود نہ ہو تو حسن باقی نہیں رہتا۔ انسانی چہرے میں انسان کی ناک اور وجود میں ٹانگیں حسن انسانی میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ جب ٹانگیں مسواک کی طرح ہوں اور ناک ایسی کہ دیکھ کر ڈر محسوس ہو تو وہ تصویر کسی طرح بھی فن مصوری کا شاہکار نہیں کہلا سکتی بلکہ وہ تو مصوری کے بنیادی تقاضوں کو پورا نہیں کر رہی ہوتی اور کوئی بھی چیز جو حقیقت سے بڑھ کر ہو یا کم ہو تو یہ عام طور پر مضحکہ خیز بن جاتی ہے۔

شعر نمبر 5:

ایک تصویر کو دیکھا کہ یہ کیا رکھا ہے
ورق صاف پہ رنگوں کو گرا رکھا ہے

تشریح:

انسان جب کوئی کام کرتا ہے تو اس کے پیچھے مقصد ہوتا ہے۔ انسان بغیر مقصد کے کوئی کام نہیں کرتا۔ اگر تصویر میں رنگوں کا تناسب موجود نہ ہو تو وہ تصویر تصویر نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کا کوئی مقصد ہوتا ہے لیکن تجریدی آرٹ میں مصور خود کو ان حدود سے بالاتر محسوس کرتا ہے۔ جو بھی کوئی اسے دیکھتا ہے تو سمجھتا ہے کہ تصویر نہیں بلکہ کاغذ پر رنگ گرائے گئے ہیں۔ اچھی تصویر کے لیے ضروری ہے کہ اس میں رنگوں کا امتزاج موجود ہو اور اس کا کوئی مقصد ہو اور دیکھنے والے کو یہ معلوم ہو کہ مصور کیا بتانا چاہتا ہے۔ مصور تصویر صرف اپنے لیے نہیں بناتا بلکہ لوگوں کے لیے بناتا ہے۔ اس لیے شاعر ایسی تصویر ماننے کو تیار نہیں۔

شعر نمبر 6:

آڑی ترچھی سی لکیریں تھیں وہاں جلوہ گلن
جیسے ٹوٹے ہوئے آئینے پہ سورج کی کرن

تشریح: تصویر کے پردے پر کچھ بے ترتیب خطوط موجود تھے۔ جس طرح شیشے کے ٹوٹے ٹکڑوں پر سورج کی روشنی پڑتی ہے تو مختلف سمتوں میں منعکس ہو جاتی ہے۔ جس طرح تصویر میں رنگوں کا امتزاج ضروری ہے۔ اس طرح سے خطوط اور زاویوں کا امتزاج بھی ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو تصویر تصویر نہیں ہے۔ کوئی بھی چیز جب ٹوٹتی ہے تو ترتیب سے نہیں ٹوٹتی۔ آئینہ ایسی چیز ہے جب اس پر روشنی پڑتی ہے تو مختلف سمت میں منعکس ہو جاتی ہے۔ آئینے کے ٹکڑے مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ اس طرح سے چکا چوند کی کیفیت پیدا ہوتی ہے لیکن ترتیب نہیں ہوتی۔ تجریدی آرٹ میں جو زاویے اور خطوط ہیں وہ اسی طرح بے ترتیب ہیں اور ان کا ہجوم نظر آیا ہے اور پھر ان میں بے ترتیبی بھی موجود ہے۔

شعر نمبر 7:

اس نمائش میں جو اطفال چلے آتے تھے
ڈر کے ماؤں کے کلیجے سے لپٹ جاتے تھے

تشریح: تجریدی فن مصوری کو دیکھنے کے لیے جو بچے آئے تھے وہ خوف زدہ ہو کر ماؤں سے لپٹ جاتے تھے۔ تصویروں سے ہر کسی کو دلچسپی ہوتی ہے لیکن بڑوں سے زیادہ بچوں کو دلچسپی ہوتی ہے۔ بچوں کو پڑھانے کا عمل تصویر ہی سے شروع ہوتا ہے۔ بچے لکھنے سے پہلے تصویر بنانا شروع کرتے ہیں لیکن تجریدی آرٹ کو دیکھ کر انھیں خوف محسوس ہوتا ہے کیونکہ انھیں تجریدی فن مصوری میں اپنی دلچسپی کی کوئی بات دکھائی نہیں دیتی بلکہ رنگوں، زاویوں اور خطوط کی بے ترتیبی دیکھ کر وہ خوف محسوس کرتے ہیں۔ وہی بچے جو ماؤں سے رنگوں کی اور تصویروں بنانے کے سامان کی فرمائش کرتے ہیں، تجریدی فن مصوری کے شاہکار دیکھ کر ڈر کے مارے ماؤں کے کلیجے سے لپٹ جاتے ہیں۔

شعر نمبر 8:

الغرض جائزہ لے کر یہ کیا ہے انصاف
آج تک اگر نہ سکا اپنی خطا خود میں معاف

تشریح: یہ نمائش دیکھنا ایسی غلطی ہے کہ جب سوچتا ہوں تو خود کو معاف نہیں کر سکتا۔ انسان سے ہر طرح کی غلطی ہو سکتی ہے۔ ایک عربی کہاوت ہے۔ ”انسان غلطی اور بھول چوک کا مجموعہ ہے“۔ انسان عام طور پر اپنی غلطیوں پر غور نہیں کرتا اور اگر اپنی غلطیوں کا احساس ہو بھی جائے تو اہمیت

نہیں دیتا۔ انسان خود کو معاف کر دیتا ہے۔ شاعر کا موقف یہ ہے کہ تجریدی آرٹ کی جو نمائش تھی اس کو دیکھنے کا جو گناہ سرزد ہوا ہے آج تک میں خود کو معاف نہ کر سکا۔ انسان ہمیشہ غلطی پر معافی کا طلب گار ہوتا ہے اور اپنے آپ سے معافی طلب کرنے کا امکان نہیں ہوتا۔ انسان دوسروں سے اپنی غلطی معاف کراتا ہے اور خود معافی نہیں مانگتا لیکن نمائش کو دیکھنا ایسی غلطی ہے کہ جسے معاف نہیں کیا جاسکتا۔
شعر نمبر 9:

میں نے یہ کام کیا، سخت سزا پانے کا
یہ نمائش نہ تھی اک خواب تھا دیوانے کا

تشریح: تجریدی فن مصوری کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسا کہ دیوانے نے اپنے خواب کو تصویر کے پردے پر ظاہر کیا ہے اور یہ نمائش دیکھ کر سخت غلط کام کیا ہے۔ فن مصوری انسان کے لیے سکون کا باعث ہے۔ فن مصوری ایسی چیز ہے جس کا تعلق انسان کی بصارت سے ہے۔ تصویر ایسی چیز ہے کہ ایک نظر دیکھ کر ہی لطف اندوز ہو سکتے ہیں لیکن یہ نمائش ایک گناہ ہے۔ یہ تصویر دیکھ کر لگتا تھا کہ پاگل شخص نے خواب کو کاغذ پر منتقل کیا ہے۔ جب ایک صاحب عقل خواب کو بیان کرتا ہے تو پورا بیان نہیں کر پاتا تو پھر دیوانے کو اپنے خواب کو بیان کرنا کتنا مشکل ہوگا۔ تجریدی فن مصوری ایسے ہی ہے کہ پاگل کاغذ پر خواب منتقل کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن سلیقے سے نہیں کرتا۔

☆☆☆☆☆



free ilm.